محمد عرفان الحق ایڈووکیٹ

ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ و بنات اربعہ رضی اللہ عنہن

درخطبہ جمعہ

رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے کامیاب وکامران ہوکر رخصت ہونے کی ایک بہت بڑی دلیل حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وجود بھی ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تقویٰ و ورع اور عظمت و رفعت پر قرآن مقدس ناطق ہے۔قرآن پاک میں کیے گئے رب العزت کے کئی وعدے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے لے کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور تک پورے ہوئے۔ نبی علیہ السلام کے وصال کے بعد نصف صدی میں اسلام نصف سے زائد کرۂ ارض پر پھیل گیا۔اور قرآن مجید کا اعلان لیظھرہ علی الدین کلہ عملی شکل میں نظر آنے لگا۔جوں جوں اسلام پھیلتا رہا، کفر جلتا رہا اور آئے دن اسلام کے خلاف منافقانہ سازشوں کے تانے بانے بنتا اور اپنے کفر ونفاق کے ٹکسالوں میں کفر ومنافقت سے بھرپور دشمنان اسلام ڈھالتا رہا اور انہیں اسلام کی بیخ کنی کے لیے استعمال کرتا رہا۔مگر ساتھ ہی اللہ رب العزت نے ہر زمانہ میں اسلام کی حفاظت واشاعت کے لیے اپنے نیک بندوں سے کام لیا اور کفر ونفاق کو اسلام کے مقابلہ میں ذلیل ورسوا اور خوار کیا۔چونکہ قرآن ورسالت، صوم وصلوٰۃ، حج و جہاد، اسوۂ نبوت، احکام شریعت کے عینی گواہ اور اسلام کے اصل واصول صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں، اس لیے کفر ونفاق نے اسلام کی بیخ کنی کے لیے انہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذوات قدسیہ کو مشق ستم بنایا اور اسلام کو پوری دنیا میں پھیلانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان ذوالنورین، سیدنا علی مرتضیٰ، سیدنا حسنِ مجتبیٰ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم کی سیرت وکردار اور حیات وخدمات پر مختلف پہلوؤں سے تنقید اور مذمت کی۔دشمنان اسلام کی تیار کردہ سازشوں اور بیان کردہ بے بنیاد روایتوں کی بناء پر ان حضرات کے ادوار خلافت پر بھی اعتراضات والزامات کی اندھا دھند بوچھاڑ کی گئی اور تا حال کی جارہی ہے۔ان سمیت تمام اسلام مخالف سازشوں اور منصوبوں کے خلاف ہر دور میں علماء وفقہاء اور محققین ومجاہدین اپنے اپنے انداز میں سینہ سپر رہے اور ان سازشی عناصر اور ان کی سازشوں کی مذمت وتردید کرتے رہے۔احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے مختلف انداز میں اسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت کا اظہار کیا جاتا رہا کہ عوام کے قلوب واذہان میں اسلام کی حقانیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت وتقدیس ایسے بیٹھ جائے کہ وہ کسی اسلام دشمن اور صحابہ مخالف نظریہ کو قبول نہ کرسکیں۔

تحفظ اسلام وصحابہ کرامؓ ہی کے سلسلہ کی ایک کڑی خطبۂ جمعہ بھی ہے جس میں ہر زمانہ کے فتنوں کی تردیداور مسلک اہل سنت کے حق ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ہر دور میں حالات حاضرہ کے مطابق خطبۂ جمعہ کے مندرجات بیان کیے جاتے ہیں اور توحید، رسالت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، عظمت قرآن، عظمت صحابہؓ کا ذکر خیر بھی کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام مروجہ خطبہ میں صرف سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں سے سیدہ فاطمہ، نواسوں میں سے سیدین حسنین، چچاؤں میں سے سیدنا حمزہ وعباس رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ جس دور میں یہ خطبہ رواج پا کر آج ہمارے زمانہ تک پہنچا، اس دور میں نواصب کا زور تھا اور وہ خاص طور پر سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدین حسنین رضی اللہ عنہم پر طعن زنی اور الزام تراشی کیا کرتے تھے۔ اسی لیے اس وقت ان حضرات کا تذکرہ خطبۂ جمعہ میں کیا جانے لگا کہ عوام کے قلوب واذہان میں ان کے اسماء مبارکہ بیٹھ جائیں کہ اگر ان کے سامنے کوئی دشمن اسلام ان حضرات پر تنقید کرے تو عوام کے ذہن میں یہ بات آئے کہ اگر یہ حضراتؓ غلط ہوتے تو خطبۂ جمعہ میں ان کے اسماء مبارکہ قطعاً نہ لیے جاتے۔ اللہ اللہ کر کے دنیا سے نواصب کا زور اور اسلام دشمن وصحابہ مخالف کارروائیاں اور سازشیں دم توڑ گئیں۔ اب کہیں کہیں نہ ہونے کے برابر ناصبیت کا پرچار کرتے ہوئے ڈھکے چھپے انداز میں حضرات سیدنا علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم پر الزام تراشی کی جاتی ہے۔ مگر اس کے برعکس فی زمانہ اسلام کا نام لے کر حب اہل بیت کی آڑ میں روافض کی جانب سے سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ رضی اللہ عنہم کی ذوات قدسیہ اور خلافت وحیات پر طعن وتشنیع اور الزامات کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلہ میں نبی علیہ السلام کی دیگر تین بیٹیوں سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہن اور دیگر نواسوں سیدنا علی بن ابی العاص اور سیدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہم کے وجود کا انکار کیا جاتا ہے۔ اور اس کا اتنا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ کئی اچھے خاصے پڑھے لکھے سوجھ بوجھ رکھنے والے حضرات بھی یہی سمجھ بیٹھے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی صرف ایک بیٹی اور دو نواسے تھے۔ مزید برآں یہ کہ عوام کے قلوب واذہان میں یہ بات بھی بٹھائی جارہی ہے کہ معاذ اللہ سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ رضی اللہ عنہم کے ادوار خلافت میں اسلام کی خلاف سازشیں کی گئیں۔

حضرت امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبۂ جمعہ میں (مطبوعہ ۱۲۹۱ھ، پٹنہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المعصومین، منصب اہل بیت اُمہات المؤمنین، خصوصاً سیدہ خدیجہ، سیدہ عائشہ، سیدہ حفصہ، سیدہ اُمّ حبیبہ اور خلفاء صحابہ میں سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا حسن اور سیدنا معاویہ اور اصحاب عشرہ مبشرہ، بناتِ اربعہ سیدہ زینب، سیدہ رقیّہ، سیدہ اُمّ کلثوم اور سیدہ فاطمہ، اسباط نبی، سیدنا علی زینبی (بن عاص) عبداللہ بن رقیہ اور سیدنا حسن وسیدنا حسین ابنَی فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام شامل کر کے بہت سے فتنوں کا رد کیا ہے۔ ماضی قریب کے عظیم محقق ومداح صحابہ،

امام اہل سنت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے خطبات جمعہ و عیدین (مطبوعہ رجب ۱۳۸۵ھ) میں ایسی ترتیب کو قائم رکھتے ہوئے اِن عظیم شخصیات کے متعلق احادیث کو بھی ساتھ ہی ذکر کیا ہے۔

ان تمام خلاف اسلام و صحابہ کرام منصوبوں، سازشوں اور منافقتوں کو روکنے کے لیے جہاں اور انداز سے حفاظت اسلام اور تحفظ ناموس صحابہ کرام کا فریضہ ادا کیا جا رہا ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ علماء و خطباء حضرات خطبات جمعہ و عیدین میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، بنات اربعہ یعنی نبی علیہ السلام کی چاروں بیٹیوں سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم، سیدہ رقیہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن کا نام بھی لیں تاکہ عوام کے قلوب و اذہان پر غیروں کی طرف سے ڈالے جانے والا گرد و غبار ختم ہو اور ان کے دلوں میں نبی علیہ السلام کے تمام صحابہ کرام و خاندان رسالت کے افراد کی عظمت و تقدیس راسخ ہو۔ نیز نبی علیہ السلام کے نواسوں کے تذکرہ میں سیدین حسنین رضی اللہ عنہما کے ساتھ سیدنا علی بن ابی العاص رضی اللہ عنہما (جو کہ نبی علیہ السلام کی بڑی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے) اور سیدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما (جو نبی علیہ السلام کی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے) کا نام بھی لیا جانا چاہیے۔

خطبہ جمعہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنات اربعہ رضی اللہ عنہن کے اسماء مبارکہ کے ذکر کے متعلق مفتی اعظم مفتی رشید احمد لدھیانوی اپنے ایک فتویٰ میں تحریر کرتے ہیں کہ ''ہر زمانہ میں خطبہ کے مضمون کی ترتیب میں اسلام میں پیدا ہونے والے فتنوں سے مسلک اہل سنت کی حفاظت کا اہتمام کیا گیا ہے، چنانچہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء مبارکہ اور ان کے لیے دعا اور ان کے مناقب خطبہ میں لانے سے روافض و خوارج پر تردید اور مسلک اہل سنت کا اعلان مقصود ہے، سابق زمانہ میں جو فتنے تھے ان کی تردید کے لیے انہی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر کافی تھا، جو مطبوعہ خطبوں میں مذکور ہیں، جدید دور کا ایک جدید فتنہ ایک ایسی جماعت کا ظہور ہے جو اہل سنت ہونے کی مدعی ہے، اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عقیدت کا دعویٰ کرتی ہے، مگر قلوب بغض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مسموم ہیں، بالخصوص حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعلق ان کے قلوب کی نجاست ان کی زبان و قلم سے مسلسل ابل رہی ہے، کسی بھی صحابی کے بارے میں ذرا سی بدگمانی بھی اللہ تعالیٰ کے غضب اور جہنم کی موجب ہے، اس لیے یہ لوگ اہل سنت سے خارج ہیں، اور الحاد میں روافض ہی کی راہ پر چل رہے ہیں، نیز روافض کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا دوسری بنات مکرمات سے بھی بغض ہے، اس لیے ان فتنوں پر تردید کے پیش نظر خطبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بنات مکرمات رضی اللہ عنہن کے مناقب و فضائل کا ذکر اور ان کے لیے دعاء ترضّی کا معمول بنانا چاہیے''

(احسن الفتاویٰ، ج ۴، ص ۱۵۶، باب الجمعۃ والعیدین)